

وَلَا تَكُنُوا الشَّهَادَةَ طَوْمَنْ يَكْتُبُهَا فَإِنَّهُ أَثْمَ قَلْبَهُ طَوْمَنْ
وَاللَّهُ يُعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ عَلِيِّمٌ (آل بقرة: ۲۸۳)

ترجمہ: اور گواہی کو مت چھپاو اور جو شخص اسے چھپاتا ہے تو اس کا دل ضرور گزندگاں
ہوتا ہے اور جو کچھ کرتے ہوں اللہ اسے جانتا ہے۔

آسمانی گواہی

یعنی

حضرت میرزا غلام احمد صاحبؒ کی صداقت پر اولیاء اللہؐ کی
شہزادت

مرتب

ڈاکٹر خورشید عالم تربیت

ناشر

مکتبہ اشاعت الحق۔ باراں پتھر پٹھ، سالو
سرینگر کشمیر۔ ۱۹۰۰ء

(درمان پریس۔ پہاڑی بھوجبلہ، دہلی ۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

آسمانِ گواہی

یعنی

حضرت میرزا صاحبؒ کی صداقت پر اولیاء اللہ کی شہادت

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ إِنَّمَا تَأْخُوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَجِدُنَّ لَوْنًا (قرآن)

(سنون اولیاء اللہ نہ تو کسی خوف سے خوفزدہ ہوتے ہیں اور نہ کسی غم سے غلیظ ہیں۔)

اولیاء اللہ علمائے طواف ہر سے مختلف ہوتے ہیں۔ کسی بات میں شک پڑ جانے پر حق و صداقت کے سچ پتھر "یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس طرح جوبات کرتے ہیں علی و جہہ البصیرت کرتے ہیں۔ دنیا پرست علماء کی طرح مغضِ الظل پہلو بیان نہیں دیتے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ حق گول اور سچ بیانی میں وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے جو کہتے ہیں مغضِ اللہ کہتے ہیں، کسی دباؤ یا لالچ کے تحت نہیں کہتے۔ پھر ان کی شہادت حق اعلیٰ رہتی ہے، کیونکہ وہ ہمارے نام نہاد علماء کی طرح لگلی بکا ہیں کرتے۔ مطلب یہ کہ اولیاء اللہ کی شہادت زمینی نہ ہونے کے باعث مستند اور قابل اعتبار ہوتی ہے۔

حضرت میرزا صاحبؒ کی صداقت پر کئی ولیوں نے قبل از وقت ہی شہادت دے دی تھی۔ ان میں سے بعض ولی تو صدیوں پہلے گزرے ہیں۔ جب علماء نے قرآن و حدیث کے برائیں دلائل کے باوجود حضرت میرزا صاحبؒ کی مخالفت نہ چھوڑی تو حضرت میرزا صاحبؒ نے اپنے ہم عصر ولیوں کو

خدائے واحد کا واسطہ دے کر شہادتِ حق کیلئے بُلایا۔ چنانچہ متعدد صاحبِ کشف و کرامت بزرگ شہادت کے لئے سامنے آگئے۔ اور علمائے طواہر کے زبردست دباو کے باوجود سچی گواہی دینے سے نہ چُکے۔ ان شہادت دینے والے ولیوں میں بعض بزرگ ایسے بھی تھے کہ جن کے لاکھوں لاکھ مرید تھے۔ اندر میں صورت حضرت مرتضیٰ صاحب کی تائید میں بیان اُن کی بنی بنائی شهرت و عزّت کو تباہ کر کے خاک میں ملا سکتا تھا۔ مگر وہ رُکنے والے کب تھے۔ ساری مخالفتوں، دباووں اور لفظاں سے بے نیاز ہو کر سچ کہیے گئے۔ اُن کے یہ بیانات اُسی زمانہ میں چھپ کر شائع ہوئے تھے۔ تاریخ کے انہی آن بیٹھ اور اُراق سے کچھ اقتباس ہمہ یہ قاریں ہیں۔

(۱)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

آپ بارہویں صدی ہجری کے مشہور و معروف مجدد گورے ہیں۔ آپ نے "مہدیؒ" کی تاریخ پیدائش "چراغ دین" بتائی ہے۔ جو بحاظ حروف ایجاش ۱۲۶۸ھ بنی ہے۔ اس لحاظ سے امام مہدی کا ظہور پودھویں صدی میں قرار پاتا ہے۔ پودھویں صدی ختم ہو چکی ہے، اُسیں سوائے حضرت مرتضیٰ صاحب کے کوئی اور باقاعدہ مدعا مہدویت نہیں گزرا۔

(۲)

حضرت لمعت اللہ ولی صاحب علیہ الرحمۃ

آپ آج سے تقریباً سو سال پہلے ایک مشہور صاحبِ کشف و کرامت ولی گورے ہیں۔ آپ نے ایک طولی فارسی قصیدے میں امام مہدیؒ اور مسیح موعودؑ کی آمد سے متعلق احوال دیا ہے۔ اس قصیدے کی ایک بڑی خوبی یہ یہی ہے کہ اُس میں آئنے والے امام کا نام بھی صاف صاف آیا ہے۔ پورا قصیدہ حضرت مرتضیٰ صاحب قادریؒ کی کتاب "نشانِ آسمانی" میں موجود ہے۔ ہم صرف

چند بند نقل کرتے ہیں۔

از نجوم ایں سخن نے گویم بلکہ از کرد گارے بینم

ترجمہ:- میں علم نجوم کے بلاوتے پر نہیں بلکہ خدا نے بزرگ و برتر کے الہام کی بناد پر کہہ رہا ہوں۔

غینے سے سال چون گذشت انسال بوالعجب کار و بارے بینم!

ترجمہ:- بھرپور اس کے جب ۲۰۰۰ اسال ختم ہوتے ہیں۔ میری کشfi لگا ہیں دنیا میں عجیب و غریب حالات دیکھتی ہیں۔

غم تھوڑا نکل من دریں تشویش خرمی وصل یارے بینم

ترجمہ:- اے میرے غربیہ! تو اس دینِ حق کی ابتری سے ہرگز تشویش زدہ نہ ہو۔ کیونکہ ہر لبر آشوب دور کے بعد میں ایک عظیم مجدد کو آتے پا رہا ہوں۔

صورت و سیرت ش پر چیغیر علم و حملش شعارے بینم

ترجمہ:- یہ بزرگ مجدد صورت اور سیرت، دولوں لحاظ سے ہیغیر وں کے شاپر ہو گا۔ حلم و علم کا خزانہ ہو گا۔

اوح، م، دال سے خوانم نام آں نامدارے بینم

ترجمہ:- اس عالی مرتبہ بزرگ امام کا نام میں "احمد" کشfi لگا ہے پڑھ رہا ہوں لہ

ہمدی وقت و ہیئے دوراں ہر دو راشہ سوارے بینم

ترجمہ:- یہی بزرگ امام پانچ دو را ہمدی اور علیؑ ہو گا۔ یعنی اس کو ان دولوں خلائقوں سے نوازا

روایات میں ہمدی کا نام "محمد" آیا ہے۔ بعض روایات میں صرف اسقدر ملتا ہے کہ آئے والا ہمدی میرا (یعنی اخفر) کا نہ نام ہو گا۔ حضرت مرتضی اصحاب کی تکذیب و تردید کے پیش نظر اس قصیدہ کے بعض طبعوں نسخوں میں اب "اوح، م، دال" کو علیؑ، ح، م، دو دال" کو دیا گیا ہے تحریف کرنے والے یہ بھول گئے ہیں کہ محدث میں "یم" ایک نہیں دو ہیں۔ خوشید۔

جائے گا۔ ایکس ابن ماجہ کی حدیث نبویؐ کامہدی اللہ علی (یعنی علیؐ ہی مہدی ہوں گے) کی طرف اشارہ ہے۔

(۳)

حضرت حافظ برخوردار خان علیہ الرحمۃ

آپ سیالکوٹ کے ایک ولی کامل بزرگ ہو گزرے ہیں۔ حضرت میرزا صاحب کی پیدائش سے بھی عرصہ دراز پہنچے صلیٰ کی آمدیں فرماتے ہیں۔ علیؐ ظاہر سو سیا کری عدل کمال پھلے اک ہزار پے گزرے تریسے سال علیؐ ظاہر سو سیا کری عدل کمال ترجیح: جب بھری سن کے پورے تیرہ سو سال گزر جائیں گے۔ تب حضرت علیؐ کا ظہور ہو گا۔ آپ کامل طوراً الصاف فرمائیں گے۔ یہاں یہ بات قابل دید ہے کہ حضرت حافظ برخوردار صاحب علیؐ کے ”ظہور“ کے قابل ہیں آسمان سے اترنے کے نہیں۔ لہ

لہ مشہوراً ہل حدیث لیدر مولانا شناز اللہ صاحب امرتسریؒ نے حضرت میرزا صاحبؒ کو بیورت گیارہ سال تک مجتداً الوقت مانتے کے باوجود اپکے دعوئے مسیحیت کا صرف اس لئے انکار کر دیا کہ روایتوں میں آئے والے علیؐ کے لئے ”نزول“ کا لفظ آیا ہے۔ حالانکہ نزول کے لفظ سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ کوئی حضور آسمان ہی سے اترے۔ قرآن پاک میں ہے کہ اللہ رزق کو، لوہے کو، چوپا یوں کو یہاں تک کہ لباس کو آسمان سے نازل کرتا ہے۔ کیا ان چیزوں کے لئے لوگوں کو اپنے مکانوں کی جھنپتوں پر انتظار کرنا پڑتا ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ مولانا شناز اللہ صاحبؒ کو اگر چل کر اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔ اسی لئے اپنی اردو تفسیر میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ آئے والا علیؐ مہدی کی طرح زمین پر، ہی پیدا ہو گا۔ آسمان سے نہ اترے گا۔ لکھتے ہیں: ”پس اس روایت کے موافق معنے یہ ہوں گے کہ جب دنیا میں گمراہی بہت زیادہ ہو جائے گی تو خدا کوئی مرد صالح (مہدی یا مسیح) پیدا کرے گا جو لوگوں کی بے ایمانی پر ملامت کر کے ان کو ہدایت کرے گا۔“ (تفسیر شنازی۔ ص ۲۶۴)

(۱)

حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنویؒ

اپ کا اصل وطن غزنی تھا۔ وہاں سے ہجرت کر کے امر تسری تے اور وہیں رہے۔ اپ کی روحاںیت کا شہرہ پورے پنجاب میں تھا۔ اپ کے مریدوں کا حلقوں بھی کافی وسیع تھا۔ اپ کے مریدوں کا بیان ہے، اس بیان سے انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ حالانکہ مختلف علماء کی طرف سے حضرت میرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ بھی لگا، کہ حضرت مولوی صاحب موصوف فرمایا کرتے تھے۔

"ایک نو رآسمان سے قادیان کی طرف نازل ہوا۔ مگر افسوس کہ میری اولاد اس سے خروم رہ گئی۔ میرے بعد میرزا صاحب ایک عظیم الشان کام کیلئے مامور کئے جانے والے ہیں۔" یہ بزرگ حضرت میرزا صاحب کے دعویٰ مجذدیت کے وقت فوت ہو چکے تھے۔

(۵)

حضرت سائیں گلاب شاہ صاحب علی الرحمۃ

اپ جالپور لدھیانہ کے ایک کامل بزرگ ہوئے ہیں۔ اپ اپنے کمالات فقر کی وجہ سے وہاں بہت ہی مشہور تھے۔ بالآخر اپ پر ایک بلوڈگی سی چھاگئی۔ اور آپ مجذوب ہو گئے۔ کیونکہ قبل از ٹھوڑا بیان اپ کے منہ سے جاری ہو جاتیں۔ جو عینہ اُسی طرح پوری ہوتیں۔ ایک دفعہ فرملنے لگے۔ "پیسی" اب جوان ہو گیا ہے۔ لدھیانہ اک قرآن سے غلطیاں لکائے گا۔ مگر مولوی انکار کر جائیں گے۔ مگر مولوی انکار کر جائیں گے۔"

جب پوچھا گیا کہ قرآن توالیہ کا کلام ہے۔ اس میں غلطیاں کیسی ہی فرمایا۔ غلطیاں تفاسیر کی ہیں۔ اور جب پوچھا گیا کہ علیؓ اس وقت کہاں ہے۔ فرمایا۔ "بیچ قادیان" کسی نے یہ اعتراض کیا کہ علیؓ تواہماں

پر زندہ اٹھائے گئے تھے۔ اور وہاں سے کعبہ پر نزول فرمائیں گے۔ اس کے جواب میں یوں فرمایا۔
 ”ہم نے پوری طرح تحقیق کر لیا کہ علیؑ مرجیا۔ ہم بادشاہ ہیں جھوٹ ہتھیں بوتے۔ میاں! کبھی آئنا
 والے بھی کسی کے پاس جل کر آتے ہیں؟“

(۶)

حضرت پیر شید الدین العلم علیہ الرحمۃ

آپ سندھ حیدر آباد کے مشہور صوفی بزرگ تھے۔ آپ وہاں جنہیں والے پیر کے نام سے ہفت
 تھے۔ آپ کی روحانیت کا چرچا سارے علاقوں میں تھا۔ آپ کو علوم عربی میں ہمارت تامہ حاصل تھی۔ آپ کے
 مریدوں کی تعداد لاکھ سے اور تھی۔ آپ نے اپنے ایک عرب مرید کی تحریک پر حضرت مرا صاحب کے
 بارے میں استخارہ فرمایا۔ آپ پر جو منکشت ہوا، اُسے ایک عربی خط میں لکھ کر اپنے بیٹے کے ہاتھوں
 قادیانی یونیورسٹی میں حضرت مرا صاحب کی تصنیفات میں چھپا ہوا موجود ہے۔ ہم یہاں
 اُس کے مخصوص حصہ کا ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ تو میں نے عرض کی۔
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای شخص جو میخ موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا یہ جھوٹا اور
 منفرتی ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ صادق ہے اور اللہ
 کی طرف سے ہے۔ (إِنَّهُ صَادِقٌ) (وَمَنْ عِنْدِ اللَّهِ أَنْظَارٌ). سو میں نے سمجھ لیا
 کہ آپ حق پر ہیں۔ اور بعد اس کے اب ہم آپ کے امور میں ہر گز شک نہ کریں گے۔
 ہم نے اپنے تیس آپ کے حوالے کر دیا ہے۔ اور ان شاء اللہ آپ ہمیں
 فما نبدر دار ہی پائیں گے۔“

مشہور سجادہ نشین حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف

آپ نواب بہاولپور کے پیر تھے۔ آپکی کافیاں پاکستان روڈیو سے اکثر نشر ہوتی رہتی ہیں۔ یوم فرید کے نام سے ہر سال عرس بھی منیا جاتا ہے۔ آپکے معتقدوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ علوم اسلامیہ میں بھی آپکو کافی درس س حاصل تھی۔ جب حضرت مرزا صاحب نے اپنے ہم عصر علمائے بالمن کو فدا کا واسطہ دے کر شہادت حق کیلئے پکارا تھا، تو یہی بزرگ سب سے پہلے سلنے آئے۔ حضرت خواجہ صاحب نے ایک لمبا خط عربی میں لکھا۔ جس کے ایک حصہ کا ترجمہ یوں ہے:-

”مجھے آپکی وہ کتاب پہنچی جس میں مبارہ مکملہ تواب طلب کیا گیا ہے....
سوالے ہر ایک جیب سے عزیز تر۔ تجھے معلوم ہو کہ میں ابتداء سے تیرے لئے تعظیم
کے مقام پڑا کھڑا ہوں تاکہ مجھے تواب حاصل ہو۔۔۔ میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ میں بلاشبہ
تیرے نیک حال کا معرفت ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں
میں سے ہے۔ اور تیری سی عن الدشمشکور ہے جس کا اجر ملے گا۔۔۔ پیرے
لئے عاقبت باخیر کی دعا کیجئے۔۔۔“

آپکی زندگی میں ہی آپکی محفوظات "اشارت فریدی" کے نام سے ۱۳۲۱ھ میں فارسی میں شائع ہوئیں۔ ایک حضرت خواجہ موصوف اور حضرت مرزا صاحب کے مابین ہوئی خط و کتابت پوری تفصیل سے درج ہے۔ محفوظات کے متعدد مقامات پر حضرت مرزا صاحب کا ذکر نہیں موجود ہے۔ "اشرات فریدی" کے پیسے بیانات "حضرت خواجہ غلام فرید" (چاچڑاں شریف) کا

کا حضرت مرتضیٰ غلام احمد قادریانی" (بانی تحریک احمدیت) سے اٹھا رعایت "کے عنوان سے کتابچے کی صورت میں بمعنی اردو ترجمہ مفت دستیاب میں۔ یہ کتابچہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام للہو سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قارئین کی ضیافت طبع کرنے "ارشادات فریدی" کے ایک فکر انگریزی میں کاتر گجر حاضر ہے:-

"مرتضیٰ غلام احمد قادریانی صاحب اور ان کے مخالفین اور منکروں کی تردید کا ذکر ہوا تھا۔۔۔ مرتضیٰ صاحب کا تمام وقت یادِ اللہی میر گزرتا ہے یا نماز پڑھتے ہیں یا قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ یادوں سے اشغال بجا لاتے ہیں۔ اور دین اسلام کی حیات میں اس طرح کربتہ ہیں کہ ملکہ انگلستان کو بھی اسلام کی دعوت دی ہے۔ اور روس و فراس وغیرہم سلطنتیں کو بھی قبول اسلام کیلئے لکھا ہے۔ اور ان کی تمام تر کوشش یہ ہے کہ لوگ تسلیت اور صلیب کے کافرات عقائد ترک کر دیں اور خدا تعالیٰ توحید پر قائم ہو جائیں۔ اور علماء وقت کو دیکھتے کہ دیگر باطل گروہوں کو چھوڑ کر اس نیک مرد کے پیچھے پڑ گئے اور اس کی تکفیر کر رہے ہیں۔ جو اہل سنت میں سے ہے۔ صراط مستقیم پر قائم ہے۔ اور لوگوں کو یہ مدد راہ دکھارا رہے ہے۔ اس کے عربی کلام کو دیکھئے انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اور اس کا تمام کلام معارف و تقالیق اور ہدایت سے پُر ہے۔ اور اہل سنت کے عقائد اور صنوریات دین کا منکر نہیں ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ مرتضیٰ صاحب نے اپنی مدد ویسٹ کی بہت سی نشانیاں بیان کی ہیں۔ لیکن ان میں سے وہ علامات جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج کی ہیں۔ اعلیٰ اور ان کے دعویٰ مدد ویسٹ پر گلہ ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے کہا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مددی ایک گاؤں میں پیدا ہو گا جس کا نام کذ علی ہو گا۔ اور کذ علی کا دیان کا معرب ہے۔ دوسرے وہ ہے کہ یہیں کر

واقعیت میں یہ حدیث امام باقرؑ سے روایت ہے کہ ہمارے مہدی کے یہ دونشان میں جوزین
 و آسمان کی پیدائش سے یک رات تک نہیں دیکھے گئے۔ وہ یہ کہ رمضان کی پہلی رات کو خسوف
 قمر (چاند گرہن) اور اس کے درمیانی دن کو کسوف شمس (سورج گرہن) ہو گا۔ پس خسوف
 قمر کسوف شمس ۶ اپریل ۱۸۹۷ء کو واقع ہوا۔ مرتضیٰ صاحب نے اپنی صداقت پر دلیل کے
 طور پر اس کے متعلق دنیا بھر میں اٹھا رہا دیا کہ یہ پیشگوئی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ظہور مہدی موعود کے سلسلے میں کی تھی۔ اب یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ پس اہل شخص پر واجب
 ہے کہ وہ میری مہدی ویست کا اقرار کرے۔ سونو لویوں نے پھر ایسا سوال کیا کہ حدیث شریف سے
 تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور وسط میں سورج گرہن ہو گا۔
 اور یہ چاند گرہن تو رمضان کی تیرہ اور سورج گرہن ۲۸ تاریخ کو ہوا ہے۔ اور یہ حدیث کے
 منشاء کے خلاف ہے۔ اس لئے جو خسوف و کسوف ہمدی کے زمانے میں ہو گا۔ وہ کوئی دوسرا
 ہو گا۔ بعد ازاں حضرت خواجو صاحب نے فرمایا۔ سبحان اللہ! مرتضیٰ صاحب نے حدیث منکور
 کے کی عمدہ معنے بیان کئے ہیں۔ اور منکروں کو کیا ہی اچھا جواب دیا ہے۔ فرمایا کہ اس حدیث
 شریف کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے ہمدی کی تائید و تصدیق کے لئے دونشان مقرر ہیں۔ جب
 سے زمین و آسمان بننے میں یہ دونشان کسی مدعا کے زمانے میں ظاہر نہیں ہوئے۔ اور وہ نہ
 یہ ہیں کہ ہمدی موعود کے دعوے کے وقت خسوف قمر اسکی پہلی رات کو ہو گا۔ جو رات خسوف
 قمر کی تین راتوں میں سے اول ہے۔ یعنی رمضان کی تیرہ ہوئی رات کو اور کسوف شمس اس دن
 ہو گا جو کسوف کے دنوں میں سے درمیانی دن ہے۔ یعنی ۲۸ تاریخ کو۔ اس کے بعد
 حضور نے فرمایا کہ بشک حدیث بنوی کے وہی معنی ہیں جو مرتضیٰ صاحب نے بیان فرمائے
 کیونکہ کسوف قمر ہمہیں ہمیں کی تیرہ، چودہ یا پندرہ تاریخ کو ہوتا ہے اور کسوف شمس

ہمیشہ کی تائیں، انھائیں یا انیں کو ہوتا ہے۔ پس جو خسوف قمر ۶ اپریل ۱۸۹۸ء کو ہوا تھا۔ وہ تیرہ رمضان کو ہوا۔ جو خسوف کی راتوں میں سے پہلی رات ہے۔ اور کسون شمس کسوف کے دنوں میں دریافتی دن ہوا۔ جو رمضان کی ۲۸ رات تاریخ ہے..... مرتضیٰ صاحب کے حالات کے متعلق لگانگلو ہو رہا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ مرتضیٰ صاحب کا ارادہ نصرانیوں کے عقیدہ تثیث کو ٹھانے کا ہے۔ اور زمانے کے علاوہ ان کے خالف ہو چکے ہیں۔ اور ان پر کفر کا فتواء لگایا اور جبال کا ارادہ کر رکھا ہے۔ حضور خواجہ نے فرمایا۔ حق غالب است طرف حق غالب است یعنی حق غالب ہے۔ حق کا پلڑا غالب ہے۔

(ارشادات فریدی - ص ۷۵)

ہنا ہے کہ پاکستان کے خدام اترس حق ناشناس اور ابن الوقت پبلشروں نے "ارشادات فریدی" کے جدید ایڈیشن سے وہ تمام عبارات حذف کر دی ہیں، جن میں احمدیت کا ذکر تھا۔ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا
إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ اس سے پہلے یہی نازیماً حرکت مشہور صوفی بزرگ حضرت فیض الدین عطاءؒ کی تحریرۃ
الاولیاءؓ کے ساتھ کی گئی۔ اس میں سے بھی وہ تمام مقامات حذف کر دیئے گئے ہیں جن کو حضرت مرتضیٰ
نے اپنی تحریرات میں بطور دلیل نقل کیا تھا۔ یا جن سے کسی طرح احمدیت کی تائید ہو سکتی تھی۔ سمجھیں نہیں
آنکھ خالی آنکھیں موند لینے سے دن کے آجائے کو کیسے جھٹلایا جا سکتا ہے؟



فقیر محمد صاحب مجذوب علی الرحمۃ

آپ سالکوٹ میں ندی کے کنارے رہا کرتے تھے۔ جب علائے وقت نے حضرت مرتضیٰ صاحب

کی تکفیر و مخالفت کا باندار گرم کر دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہاماً اطلاع پا کر ایک اشتہار شائع کروا یا۔
اسی اشتہار سے ایک اتفاقی اس ہدیہ خدمت ہے۔

” خدا کے فضل والہام سے روح جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ..
... روح کل اولیا سے میں نے ان سب سے گواہی پائی ہے کہ حضرت
مرزا صاحب کو اللہ جل شاد نے بھیجا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں
ست نفت برپا ہو گئے۔ وہ حد درجہ ضعیف ہو گیا اس لئے میسح موعود کو
بھیجنے کی فزورت پیش آئی اس وقت ان کی اصلاح ایک بخاری بنی کلام
تھا۔ مگر چونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بنی ہمیں آنا تھا۔ خدا تعالیٰ نے
حضرت مرزا صاحب کو جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دستار بارک ہری بھیجا
..... میں دیکھتا ہوں۔ اس مخالفت سے خدا تعالیٰ تم پرست ناراض ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تم سے حد درجہ بیزار ہیں ”
یہ اشتہار اسی زمانہ میں حضرت مرزا صاحب کی کتاب ”حجۃ اللہ“ میں چھاتھا ہے جہاں
آج بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

(9)

حضرت یہ المعرف کوٹھے والے پیر کی شہادت

علاقہ یوسف زمی میں کوٹھے نامی جگ کے رہنے والے تھے۔ اسی لئے کوٹھے والے پیر کے نام سے
مشہور تھے۔ آپ کا انتقال ۱۲۹۷ھ میں ہوا۔ آپ کے مریدوں کا تحریر کی بیان ہے، یہ موكد مخالف
بیان اسی زمانہ میں چھپ کر شہر ہو گیا تھا، کہ ایک مرتبہ پیر صاحب و منور کہہ تھے، اچانک بول
بیان اسی زمانہ میں چھپ کر شہر ہو گیا تھا، کہ ایک مرتبہ پیر صاحب و منور کہہ تھے، اچانک بول

پڑے "اب ہم کسی اور کے زمانے میں رہ سہئے میں۔" مریدوں نے وضاحت پوچھی تو فرمایا۔ "اللہ جو بنہ تجدید دین کیلئے پیدا کرتا ہے پیدا ہو چکا اور ہماری باری چلی گئی۔" ایک اور مرتبہ فرمایا۔ "میرے بعض آشنا مہدی آخزنامان کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ مہدی موعود پیدا ہو چکا ہے۔ گراں بھی ظاہر نہیں ہوا۔ وہ بنجا بی بولتا ہے۔"

(۱۰)

حضرت فقیر میاں محمد صاحب علیہ الرحمۃ

آپ بلوجستان میں ایک ولی کامل، صاحبِ کشف و کرامت گر رہے ہیں۔ آپ کے روحانی کمالات کا شہرہ دُور دُور تک پھیلا ہوا تھا۔ مشہور تھا کہ آپ سائل کے سوال کا جواب سوال پوچھنے بغیر ہی دیکھتے تھے۔ ایک بار حضرت مزرا صاحب کا ایک مریدان کے پاس گیا، اُس نے دل میں یہ ٹھانی کر گر موصوف سے حضرت مزرا صاحب کی صداقت کے بارے میں پوچھیں گے۔ فقیر صاحب نے ملاقات کے وقت بہلی بات یہی کی کہ آپ علیٰ حضرت میرزا غلام احمد قادریانی کے بارے میں پوچھنا چاہئے۔ اور پھر دیر تک حضرت مزرا صاحب کے چلے وغیرہ کے بارے میں بولتے رہے۔ حضرت مزرا صاحب کے مرید کی استدعا پر یہ سارا بیان اُن کے فرزند نے قلمبند کر دیا۔ اور حضرت فقیر صاحب کی مہر کا کروالہ کر دیا۔ یہ بیان بھی حضرت مزرا صاحب کی کتابوں میں چھپا ہوا موجود ہے۔ فارسی زبان میں لکھے اس بیان کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ:- " عرصہ چار سال کا ہوا ہو گا جب لوگوں کی زبان پر یقصد مشہور ہوا کہ شہر نجف میں مزرا غلام احمد حضرت علیٰ پیدا ہو لے۔ اس فقیر کے دل میں خال الحمد للہ اللہ تعالیٰ

نے بعیب انسان پیدا کیا ہے..... ایک دن جو اسی خیال میں سوگی۔ ناگاہ میرے
مرشد میاں نور احمد صاحبؒ خواب میں آئے اور فرمایا کہ بلاشک و شبریہ ادھر لے مدد
پادرکت ہے..... اور اس سے دین میں زیادتی ہوگی۔ لیکن اس بات کا اقدار
کرنا انکار نہ کرنا۔ اس کے بعد میں نے خواب میں حضرت علیؑ مزاعلام احمد صاحبؒ کو
بھی دیکھا.....

فاضلِ اجل حضرت مزاعلام احمد صاحبؒ نے ۱۹۱۳ء میں اپنی شاہکار تضییف "عمل مصطفیٰ ادو ضخم"
جلدوں میں شائع کی جس میں صداقتِ احمدیہ پر قرآن و حدیث کی روشنی پر سیر حاصل بحث ہے خالقین
احمدیت آج تک اس کا جواب نہیں دے سکے ہیں۔ اس کتاب کی بیسویں فصل میں اور بھی متعدد بزرگان
اہل کشف والہام کے بیانات درج ہیں۔ چند سال پہلے اس کتاب کو مصنف کے فرزندوں نے لاہور
سے دوبارہ شائع کیا۔ ارزان قیمت پر آج بھی دستیاب ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ کوئی بھی صاحب
کشف و کرامت بزرگ حضرت مزاعلام احمد صاحبؒ کی بزرگ وعظیمت یامن جانب اللہ ہونے کا انکار نہیں
کر سکتا۔ بھلاکرے گا بھی یہ ہے آسمانی کوہی زینی علماء کی گواہی تھوڑے ہے کہ قریۃ قریۃ اختلاف تظریے۔

حضرت مزاعلام احمد صاحبؒ قادریائی کی صداقت کو پرکھنے

کائنات طریقہ

حضرت مزاعلام احمد صاحبؒ فرماتے ہیں:-

"اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی

نیست دل میں شبہ ہو۔ تو میں ایک صورت رفع شک کی بتاتا ہوں جس سے طالبِ صادق اتنا اللہ مطلع ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اول تو بلفصوح کر کے رات کے وقت دُور کعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورہ یسین اور دوسری رکعت میں اکیں مرتبہ سورہ اخلاص ہو اور پھر اس کے بعد تین سورتیہ درود شریف اور تین سورتیہ استغفار پڑھ کر۔ خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادرِ کرم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفرتی اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری بحث میں الجھ کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو سچ مولود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ اکتا ہے، کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے۔ یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال روایا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرمائے۔ تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور رامات سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے قلندر سے بچنا۔ اور ہر ایک قوت سے بحقوہ ہی ہے۔ آئیں۔

پھر فرماتے ہیں بہ

" یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں... لیکن اپنے ششیں لکھی خالی النفس کر کے دلوں بہلوں بغضنی و محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگیں کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا جس پر لفافی ادھام کا کوئی دخان نہیں ہو گا۔ مولوی حقیقت کے طالبوں ان مولویوں کی باؤں سے فتنہ میں سُت پڑو۔ انہوں اور کچھ مجاهد کے اُن قوی اور قادر اور ہم دی مطلق سے مدد چاہو۔" (نشان آسمانی ص ۱۳)

مفسر قرآن مولانا عبد الماجد صاحب دریا پادی مر جوہم کی گواہی

جناب مرتضیٰ صاحب کا معاملہ مستیحہ کذاب کا سامع اعلمه نہیں !!

ایس ساجد حسین صاحب (نیویارک) کے مراسلہ کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”آپ کا تین صفحے کا طویل عنایت نامہ ملا۔ بار بار لکھا جا چکا ہے کہ تحریک احمدیت (قادیانیت) بڑی ہی غلط — لیکن اسلام سے خارج کرنے کی ذمہ داری اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ آپ نے سوال کیا ہے کہ کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی نے بھی نرم پالیسی مستیحہ کذاب کی طرف رکھی تھی؟ جواب میں ایک سوال اور عرض ہے :

کیا آپ نے براھین احمدیہ اور دوسری سرمهچشم آریہ اور دوسری کتابیں حمایت اسلام اور قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ و تفسیر کی کتابیں مختلف فرنگی زبانوں میں ملاحظہ نہیں کی ہیں - سلیمانی نے اس طرح کی کوئی خدمت انجام دی ہے؟ ۱۸۸ کے قریب کی فضا پادریوں اور آریہ سماجیوں کی پیدائش ہوئی، قریب قریب دش برس تک رہی ہے۔ اس میں اسلام کی طرف سے کون دفاع کرتا رہا ہے؟ اس کے بعد کی غلطیوں اور کمزوریوں کی مشاہدیں افسوس ناک ہے۔ لیکن بہر حال توازن و تاثم رہنا بھی ضروری ہے“
 (صدقہ بدید۔ لکھنؤ ۲۵ راکتوبر ۱۹۷۳ء)

